

## باب الفتاویٰ

بلال احمد

- س۔ کیا فجر کی سنت گھر میں پڑھ کر جانے والا مسجد میں تحیۃ المسجد پڑھ سکتا ہے یا اسے کھڑے ہی رہنا چاہیے؟
- ج۔ کوئی شخص فجر کی سنتیں گھر میں پڑھ کر مسجد میں آئے اور نماز فجر کی جماعت کھڑی ہونے کیلئے وقت باقی ہو تو اسے تحیۃ المسجد دو رکعتیں پڑھ کر بیٹھ جانا چاہیے۔ "اذا دخل احد کم المسجد فلا یجلس حتی یصلی رکعتین" (متفق علیہ)۔ جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے دو رکعت پڑھے بغیر نہ بیٹھے۔
- طلوع فجر کے بعد نوافل کے بارے میں نبی کی احادیث مطلق نوافل پر محمول ہیں۔ اور "ذوات الاسباب" نوافل مثلاً "صلوة الکسوف" تحیۃ المسجد وغیرہ کا پڑھنا جائز ہے۔ امام شافعی امام ابن تیمیہ ایک روایت کے مطابق امام احمد بن حنبل کا بھی یہی مسلک ہے۔ ان کے نزدیک اس بارے میں "ذوات الاسباب" والی احادیث عام نبی والی احادیث کیلئے مخصوص ہیں۔
- س۔ اگر امام مقتدی کی تنبیہ کو نظر انداز کر کے پانچویں رکعت کیلئے اٹھے تو مقتدی کو کیا کرنا چاہئے؟
- ج۔ اس صورت میں مقتدیوں کو امام کی اقتدا کرتے ہوئے امام کیساتھ کھڑے ہونا چاہئے۔ "عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ انما جعل الامام لیؤتم بہ" (متفق علیہ) "ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی کو امام بنایا جاتا ہے تاکہ اسکی اقتداء کی جائے"۔ ظاہر بات ہے کہ امام کھڑا ہو جائے مقتدی انتظار میں بیٹھا رہے یہ اقتداء کے خلاف ہے۔ ☆ "عن عبد اللہ ابن بحینۃ ان النبی ﷺ صلی فقام فی الرکعتین فسبحوا بہ فمضی فلما فرغ من صلاتہ سجد سجدتین ثم سلم" (رواہ النسائی) حضرت عبد اللہ ابن بحینۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کو نماز پڑھائی دو رکعتیں پڑھ کر تشہد بیٹھنے کی بجائے کھڑے ہو گئے صحابہ نے سبحان اللہ کہا لیکن آپ نے تیسری رکعت جاری رکھی یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہوئے تو سجدہ سو کر کے سلام پھیرا۔
- س۔ اگر نصاب ذہب میں قیمت کے حساب سے نقد رقم زکاۃ میں ادا کی جائے تو اگلے سال کل موجود سونے کی زکاۃ پڑے گی یا ادا شدہ رقم کو منہا کر کے ہتایا سونے پر زکوٰۃ دے؟

☆ مجلہ الفرقان (کویت) میں الشیخ حای الہامی نے اس مسئلہ میں یہ فتویٰ دیا ہے کہ مقتدی کو تشہد میں بیٹھے رہنا چاہیے اور آخر میں امام کے ساتھ سلام پھیرنا چاہیے کیونکہ عہد اُمد رکعت پڑھنی معصیت ہے۔ برادر دم ڈاکٹر حمید اللہ صاحب نے بھی اسی قول کی طرف میلان ظاہر کیا ہے۔

ج۔ اموال کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) وہ اموال جن کی زکاۃ عشر یا نصف عشر ہے۔ مثلاً گندم، جو وغیرہ۔ (۲) وہ اموال جن کا چالیسواں حصہ بطور زکاۃ ادا کی جاتی ہے مثلاً سونا، چاندی وغیرہ۔ (۳) وہ اموال جن کے لئے مستقل احکام ہیں جیسے اونٹ، بکری وغیرہ۔ اموال عشری کے متعلق قرآن نے فرمایا ﴿واتواحقہ یوم حصادہ﴾ ”کٹائی کے وقت اس کا حق ادا کرو“ وہ فصلیں جن کا عشر ادا کرنے کا حکم ہے ان سے ایک ہی بار زکاۃ ادا کی جاتی ہے۔ اس مال سے دوبارہ عشر ادا کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ حصاد، کٹائی ایک بار ہوتی ہے اور یہ بڑھتا بھی نہیں کم ہوتا ہے۔

اور وہ اموال جن کا چالیسواں حصہ زکاۃ ادا کی جاتی ہے انہیں اموال زکاۃ تہ کہتے ہیں۔ اس کیلئے شریعت نے حوالان حول کا اصول مقرر کیا ہے یعنی جب یہ مال نصاب تک پہنچ جائے اور اس پر ایک سال کا عرصہ گزر جائے تو اس مال کا چالیسواں حصہ زکاۃ ادا کی جاتی ہے۔ جن میں سونے اور چاندی کو بیادای حیثیت حاصل ہے۔ ہر حوالان حول یعنی سال گزرنے کیساتھ زکاۃ واجب ہوتا رہتا ہے۔ عن عمرو بن شعیب عن ایبہ عن جدہ عبداللہ بن عمرو ان رسول اللہ ﷺ قال ”من ولی یتیمًا له مال فلیتجر له ولا یترکہ حتی تاکلہ الصدقۃ“ (رواہ الترمذی والدارقطنی ”واسنادہ ضعیف ولہ شاہد مرسل (بلوغ المرام من ادلة الاحکام“ باب الزکاۃ ص ۱۳۶)۔ کوئی شخص کسی صاحب مال یتیم کو ولی ہو تو اس کو چاہیے اس کے مال کو تجارت میں لگوائے اگر ایسا نہ ہو تو زکاۃ اس مال کو کھا کر ختم کر دیگا۔ یہاں (تا کل) صیغہ مضارع استعمال فرما کر اس عمل کو بار بار دہرائے جائیگی طرف اشارہ کیا اور یہی بات ”المعنی لابن قدامۃ المقدسی“ میں بھی مذکور ہے۔ ”ان کمان من جنس الائتمان ففیہ الزکاۃ عند کل حول لانه مظنۃ للنماء من حیث ان الائتمان قیم الاموال وراس مال التجارۃ“ اسلئے اگر کسی نے اپنے پاس موجود سونے کا اندازہ کر کے اس کا چالیسواں حصہ زکاۃ ادا کیا ہے اور سونا نصاب یعنی بیس دینار یا اس سے زیادہ کی حد تک اس کے پاس موجود ہے اور اس پر دوبارہ سال گزر گیا ہے اسی مال سے سال گزرنے کیساتھ زکاۃ ادا کرنا ہے۔

س۔ اگر مریض کو اگلے رمضان تک کیلئے مجبوری ہو تو کیا وہ روزے کی قضا کے بجائے فدیہ دے سکتا ہے؟

ج۔ ﴿لا یکلف اللہ نفسًا الا وسعہا﴾ اگر مجبوری ہو تو کئی سالوں کی قضا اکٹھے بھی کر سکتا ہے اور اگر مرض مستقل ہو شفاء کی امید بھی نہ ہو تو شیخ فانی پر قیاس کر کے فدیہ دیا جاسکتا ہے۔ (واللہ اعلم)۔

س۔ اگر مرضہ کو روزہ رکھنے کی طاقت ہو تو اسکے لئے روزہ ہی رکھنا لازمی ہے یا فدیہ ادا کر سکتی ہے؟

ج۔ مرضہ اگر ہمت کرتی ہے ان کو یا ان کے بچے کو کوئی تکلیف نہیں تو روزہ رکھ لے کیونکہ بعض احادیث میں خوف کی قید بھی ہے اور اگر کمزوری اور تکلیف محسوس کرتی ہے تو روزہ نہ رکھے فدیہ ادا کرے (بعض روایات کے مطابق) فرصت کے وقت قضا بھی کرے۔ رضاعت کی حالت میں روزہ رکھنا ضروری نہیں ہے شریعت کی طرف سے سہولت ہے۔

من حدیث انس ابن مالک الکعبی قال قال رسول اللہ ﷺ "ان الله تبارك وتعالى وضع عن المسافر شطر الصلوة و عن الحامل والمرضع الصوم۔ او الصيام" وسنده قوى۔

- س۔ کیا کسی قسم کے فسق و فجور کے بغیر صرف سیر و تفریح کی خاطر سفر کرنا گناہ ہے؟  
ج۔ سیر و تفریح کا سفر جائز ہے البتہ یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ گنجائش سے بڑھ کر خرچ کر کے اسراف کا ارتکاب نہ ہو۔



### عظمت کے مینار

عبداللہ بن طاہر کہتے ہیں کہ ایک دن میں مامون رشید کے پاس بیٹھا تھا کہ انہوں نے اپنے نوکر کو آواز دی۔ "اے لڑکے!" مگر کسی نے جواب نہیں دیا اس نے دوبارہ آواز دی 'تو ایک ترکی لڑکا بڑبڑاتا ہوا نکلا اور تند لہجے میں کہنے لگا: "جہاں ہم آپ کے پاس سے نکلتے ہیں، آپ لڑکے، لڑکے پکارنے لگتے ہیں۔ آخر کب تک ہم یہ آوازیں سنتے رہیں گے۔"

مامون نے یہ سن کر سر جھکا دیا اور تھوڑے سے وقفے کے بعد مخاطب ہو کر کہا:

عبداللہ! اگر کوئی شخص اپنے اخلاق اچھے رکھنے کی کوشش کرے، تو اس کے نوکروں کے اخلاق بچو جاتے ہیں، اور اگر اپنے اخلاق خراب ہو جائیں، تو اس کے نوکر خوش خلق ہو جاتے ہیں۔

لیکن ہم یہ نہیں کر سکتے کہ اپنے نوکروں کے اخلاق سنوارنے کیلئے اپنا مزاج بگاڑ لیں۔

### پنجاب

پنجاب کو آپ دریاؤں کی سر زمین کہہ سکتے ہیں۔ یہ 250000 مربع کلومیٹر رقبہ پر پھیلا ہوا ہے۔ گویا آپ اسے جسامت میں نیوزی لینڈ کے مساوی قرار دے سکتے ہیں۔ اس کی آبادی 72000000 یعنی کوریا سے زیادہ اور کینیڈا کی آبادی سے تین گنا ہے۔

صدیوں سے یہ علاقہ یونان، منگولیا، ایران، عرب، وسطی ایشیا اور یورپ سے اٹھنے والی تہذیبوں کی آماجگاہ اور گزرگاہ رہا ہے۔

دنیا کے ان تاریخی خطوں سے آنے والے حملہ آوروں نے اپنی بالادستی کیلئے 2500 برس تک اس علاقے میں جنگیں لڑی ہیں۔ اوریوں شہر نسلی افزائش اور تغیر کیلئے یہ خطہ بہت موزوں ثابت ہوا ہے۔

عبدالرحیم روزی